درمدح سقائے حرم قمر بنی ہاشم حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام

سید تنویر مہدی نقوی تنویر نگروری

ہے مری فکر ترے زیر قیادت عباسؑ
کیا عجب پالے جو معراج کی عظمت عباسؑ

فکر چھولے جو ترے پائے فضیلت عباسؑ
لب پہ کھلنے لگیں گل ہائے عقیدت عباسؑ

خود ہی بڑھ جاتی ہے اس بزم کی زینت عباسؑ
جس میں مداح تری کرتے ہیں مدحت عباسؑ

کب ہے مدحت کے عوض خواہش جنت عباسؑ
ورنہ جنت تو ہے اک بیت کی قیمت عباسؑ

کیوں نہ ہو ذات تری نازش عصمت عباسؑ
ایک معصوم پڑھے تیری زیارت عباسؑ

زیب بھی دیتی ہے تجھ پر یہ فضیلت عباسؑ
ہے وفاؤں کی جو کردار میں نکہت عباسؑ

شمر سے وہ ترا انداز خطابت عباسؑ
جیسے قرآن میں کافر کو نصیحت عباسؑ

ایک ایک باب میں سو باب نظر آنے لگے
جب کبھی کھولا ترا باب فضیلت عباسؑ

دو گنا قوت شبیر نہ کیوں ہو جائے
بازوئے شہ پہ ہیں تعویذ شجاعت عباسؑ

تو وفاؤں کا پیمبر ہے رسالت کی قسم
اور یہ قوم وفا ہے تری امت عباسؑ

ماں نے گھٹی میں پلائی تھی اسی سے اب تک
ہے وفا کی ترے کردار میں نکہت عباسؑ

ہاتھ کٹوا دئے اس واسطے شاید تم نے
کیوں کہ ٹھوکر میں تمہیں رکھنی تھی بیعت عباسؑ

تو نے چاہا تو سمٹ آیا ترے چلو میں
سامنے تیرے یہ دریا کی حقیقت عباسؑ

آکے اے مہدئ دوراں بس اشارہ کر دو
اب بھی ہیں منتظر اذن امامت عباسؑ

بچ گئے تھے جو کبھی تیغ علی کی زد سے
کانپ اٹھے آج تری دیکھ کے صورت عباسؑ

اک نظر دیکھ لیں آنکھیں مری روضہ تیرا
چاہے چھن جائے پھر آنکھوں کی بصارت عباسؑ

مشکلیں اس لئے ڈرتی ہیں مرے پاس آتے
میں کہیں آپ سے کردوں نہ شکایت عباسؑ

پڑھ لی تنویرؔ نے یوں تیری نماز مدحت
رکعتیں ہو گئیں اشعار کی صورت عباسؑ